# مواقیت کا بیان

مفتی محمد رفیق الحسنی

حج اورعمرہ کرنے والے حضرات کے لئے اللہ تعالی اوراس کے رسول ﷺ نے دوقسم کے میقات بیان فرمائے ہیں.میقات زمانی اورمیقات مکانی.

**میقات زمانی کا بیان:** میقات زمانی ایک خاص وقت کا نام ہے اس وقت سے پہلے اور بعد حج کے افعال ادانہیں ہوسکتے ۔احناف کے نزدیک میقات زمانی شوال اورذی قعدہ اورذی الحج کے پہلے دس دن ہیں۔احرام کے علاوہ دوسرے افعال مذکورہ مہینوں سے پہلے یابعد میں ادانہیں ہوسکتے ۔قرآن مجید میں میقات زمانی کاخوداللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے''الحج اشھر معلومات ،،(حج کے اعمال کاوقت معین مہینے ہیں)ہمارے نزدیک دوماہ دس دن ہیں اورامام شافعی کے نزدیک دوماہ نودن اوردس راتیں ہیں یعنی یوم النحر کی رات بھی مراد ہے اورامام مالک کے نزدیک پورے تین ماہ مراد ہیں۔

**احناف کے مذہب پر:** افعال حج طواف قدوم اورسعی اوردیگرافعال انہی ایام میں کئے جائیں تو صحیح ہوں گے مگرحج کااحرام ان مہینوں سے پہلے باندھا جاسکتاہے کیونکہ احرام حج کے لئے شرط ہےاورشرط مشروط پرمقدم ہوسکتی ہے جس طرح وضونماز کے وقت سے پہلے کیا جاسکتا ہے۔

حج کے فرائض اورواجبات اورسنن ان مہینوں سے پہلے صحیح نہیں ہوں گے مگراحرام لہذا اگرکسی شخص نے اشہرحج سے پہلے یااشہرحج کے اندرحج کااحرام باندھا اورطواف قدوم اوراس کے بعد سعی شوال میں کرلی اس کی سعی طواف زیارت کے بعد والی سعی واقع ہوگی دوبارہ سعی کی ضرورت نہیں ہوگی اوراگرطواف قدوم اوراس کے بعد سعی رمضان میں کرلی تو طواف قدوم اورسعی معتبرنہیں ہوگی۔دوبارہ حج کے مہینوں میں اسے طواف قدوم اورسعی کرنا ہوگی اس طرح اگرطواف قدوم کاشوال میں کیا مگراس کی سعی طواف سے پہلے کرلی تواس سعی کااعتبار بھی نہیں ہوگا۔

وقوف عرفہ کے لئے شرط ہے کہ وہ حج کے مذکورہ دنوں میں واقع ہو۔مثلا گیارہ ذی الحج کاوقوف معتبر

نہیں ہوگا اور بالفرض عرفہ نو ذی الحج کے دن اشتباہ ہو جائے حجاج کرام نے عرفہ کا دن سمجھ کر وقوف کر لیا بعد میں معلوم ہوا وہ دن دس ذی الحج یوم النحر کا دن تھا تو یہ وقوف جائز ہوگا کیونکہ ہمارے نزدیک دسویں کا دن اشہر حج کا حصہ ہے اور گیارہ کا دن اشہر حج سے خارج ہے۔

حج تمتع اور قران کے لئے عمرہ کے طواف کے کل چکر یا اکثر یعنی چار چکر کا حج کے مہینوں میں واقع ہونا شرط ہے۔ اگر عمرہ کا طواف حج کے مذکورہ ایام میں نہ ہوا تو حج تمتع اور قران واقع نہیں ہوں گے۔

اگر کسی شخص نے دس ذی الحج کو اگلے سال کے لئے حج کا احرام باندھا اور طواف قدوم اور اس کی سعی اسی دن کر لی اور اگلے سال اسی احرام کے ساتھ حج ادا کیا تو یہ جائز ہے اور یوم النحر کی سعی طواف زیارت کی سعی بن جائے گی کیونکہ حج کے افعال حج کے مہینوں کے آخری دن اور اگلے سال کے حج کے مہینوں میں واقع ہوئے ہیں۔

اگر کسی شخص نے حج تمتع کی نیت سے یوم النحر عمرہ کا احرام باندھا اور یوم النحر میں عمرہ کے افعال ادا کر لئے اور حلق کروانے کے بعد دس یوم النحر میں اگلے سال کے لئے حج کا احرام باندھ لیا اور پھر اگلے سال حج کیا اس شخص کا حج تمتع واقع ہوگا کیونکہ حج تمتع کی شرائط سے ہے کہ عمرہ اور حج اشہر حج میں واقع ہوں۔ مذکورہ صورت میں بھی دس کا دن اشہر حج کا دن ہے۔ اس نے عمرہ ادا کر لیا اور پھر حج دوسرے سال اشہر حج میں کر لیا اس لئے حج تمتع ہو گیا۔ اگرچہ حج تمتع مسنون حج نہیں ہوگا۔

حج تمتع اور قران میں قربانی کے عوض روزے انہی اشہر حج میں جائز ہوں گے اور اشہر حج سے پہلے یا بعد میں حتی کہ ایام نحر میں جائز نہیں ہوں گے۔ کیونکہ قربانی کے دنوں میں روزے حرام ہیں۔

حقیقی مکی اگر اسی سال حج کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ ہے کیونکہ مکی کے لئے حج تمتع اور قران مکروہ تحریمی ہے۔ اگر اشہر حج میں عمرہ کے بعد حج کر لیا تو یہ مکی کے لئے حج تمتع ہو جائے گا اور اگر عمرہ سے حلال نہ ہو تو قران ہو جائے گا مگر یہ تمتع اور قران مکروہ ہوں گے، ہاں آفاقی اشہر حج میں عمرہ کر سکتا ہے کیونکہ آفاقی کے لئے حج تمتع اور قران جائز ہے اور اگر مکی حقیقی اسی سال حج نہیں کرنا چاہتا تو اشہر حج میں اس کے لئے عمرہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ عمرہ سارے سال میں جائز ہے سوائے چار دن عرفہ اور ایام تشریق کے تین دنوں میں مکروہ ہے۔ یہ تفریعات میقات زمانی پر متفرع کی گئیں۔ (ارشاد الساری)

☆ أكثر ما يخاف لا يكون و غالب ما يرجى من مكروه [illegible] ☆

**میقات مکانی کا بیان:** لوگوں کے مختلف ہونے کی نسبت سے مکانی میقات بھی مختلف ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے لوگوں کے تین قسم ہیں: آفاقی، میقاتی یا حلی اور حرمی یا مکی۔ پھر آفاقی دو قسم کے ہیں: حقیقی اور حکمی۔ حقیقی آفاقی وہ لوگ ہوتے ہیں جو کسی کام کے لئے میقات سے خارج چلے گئے مگر حقیقت میں وہ مواقیت سے خارج نہیں ہیں اور میقاتی یا حلی وہ لوگ ہیں جو حرم سے باہر اور مواقیت کے اندر یا مواقیت پر قائم شہروں کے اندر رہتے ہوں میقاتی لوگ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں: حقیقی اور حکمی اور حرمی یا مکی وہ لوگ ہیں جو حرم کی حدود پر قائم شہروں یا حرم کی حدود کے اندر رہتے ہیں۔ مکی بھی دو قسم ہیں: حقیقی اور حکمی۔

## آفاقی کے لئے مکانی مواقیت کا بیان:

**۱۔ ذوالحلیفہ:** مکانی میقات مختلف جہات سے آنے والے لوگوں کے لئے مختلف ہیں اہل مدینہ کے لئے میقات ذوالحلیفہ ہے یہ میقات دوسرے مواقیت کی نسبت سے مکہ مکرمہ سے بہت دور ہے مدینہ منورہ سے چھ یا سات میل کے فاصلے پر ہے اس جگہ کا مشہور نام بیر علی یا ابیار علی ہے کیونکہ حضرت علی نے یہاں تقریبا بائیس کنویں کھدوائے تھے۔ (وفاء الوفاء)

**۲۔ جحفہ:** مصر اور شام اور مغرب سے تبوک کے راستہ آنے والے لوگوں کے لئے میقات جحفہ ہے جو کہ رابغ کے قریب ہے اور رابغ معمولی فاصلہ سے جحفہ سے پہلے ہے۔ یہاں قوم عاد سے بنو عبیل آباد ہوئے تھے۔ عمالقہ نے ان کو مدینہ منورہ (یثرب) سے نکال دیا تھا پھر سیلاب آ گیا اور ان کی آبادی کو بہالے گیا اور ختم کر دیا تھا اس لئے اس کو جحفہ کہا جاتا ہے۔ (ارشاد الساری) اب بھی یہاں کوئی آبادی نہیں ہے۔ یہ لوگ بھی بیئر علی سے احرام باندھتے ہیں۔

**۳۔ قرن:** نجد اور طائف سے آنے والے لوگوں کے لئے قرن مکہ مکرمہ سے بیالیس میل کے فاصلہ پر میقات ہے آجکل یہ نام معروف نہیں ہے لوگ یہاں وادی محرم سے احرام باندھتے ہیں۔ یہاں مسجد بھی بنی ہوئی ہے۔

**۴۔ یلملم۔** پاکستان، ہندوستان اور یمن کے لوگوں کے لئے جبل یلملم مکہ مکرمہ سے جنوب کی

جانب تقریباً بتیس میل کے فاصلہ پر میقات ہے آجکل اس کو سعدیہ کہتے ہیں۔

**۵۔ذاتِ عرق**۔اہل عراق ،بصرہ،کوفہ اوراہل مشرق کے لئے ذات عرق میقات ہے۔مگر یہ شہرویران ہوچکا ہے۔یہ لوگ بیرعلی سے احرام باندھتے ہیں۔

آجکل ہوائی جہازوں کے ذریعہ لوگ حج اورعمرہ کے لئے جاتے ہیں پاکستانی ہوائی جہاز دومیقاتوں کے محاذات سے گذرکرجدہ پہنچتے ہیں۔ذات عرق کی میقات راستہ میں آتی ہے اوراہل نجد کی میقات قرن کے اوپر سے گذرنا ہوتا ہے لہذا ہوائی جہاز کے ذریعہ سفرکرنے والوں کے لئے جدہ پہنچنے سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے احرام باندھناضروری ہے۔اگرکسی شخص نے گھرسے یااپنے ایئرپورٹ سے احرام نہیں باندھاتووہ جدہ پہنچنے سے ایک گھنٹہ پہلے احرام باندھ لے ورنہ دم لازم آجائے گا۔

ہروہ شخص جوان مواقیت میں سے کسی میقات سے یاان کی محاذات سے گذرے گااس کواس میقات سے یامحاذات سے احرام باندھناواجب ہے۔میقات یامیقات کی محاذات شرط ہے،میقات ضروری نہیں۔

**مواقیت کاحکم:** آفاقی آدمی کے لئے مواقیت کے احکام سے ایک حکم یہ ہے کہ حج یاعمرہ کے ارادہ سے حرم میں داخل ہونے والے کے لئے واجب ہے کہ ان مواقیت سے احرام باندھے اس میں ائمہ اربعہ کااتفاق ہے۔

اوراگرکوئی شخص مکہ مکرمہ تجارت یاکسی کی ملاقات یاتفریح یااپنے گھرجانے کے ارادہ سے داخل ہو،عمرہ یاحج کے ارادہ سے داخل نہ ہو،احناف کے نزدیک اس شخص پربھی ان مواقیت سے عمرہ یاحج کااحرام باندھناواجب ہے۔

فتح مکہ کے دن حضرت انس سے مروی حدیث میں مذکور ہے کہ''**ان النبی دخل مکة عام الفتح وعلی راسہ المغفر**،،(بخاری ومسلم)فتح کے سال آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اورآپ کے سرمبارک پرمغفر(زرہ)تھی اورجابرکی حدیث میں ہے''**وعلی راسہ عمامة سوداء بغیر احرام**،،(بخاری ومسلم)جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سرمبارک پرسیاہ عمامہ تھا یعنی آپ بغیراحرام کے تھے ان حدیثوں کی وجہ سے امام شافعی فرماتے ہیں اگرکوئی شخص حج یاعمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ نہ جائے بلکہ کسی دوسرے ارادہ سے جائے وہ مواقیت سے احرام نہ باندھے۔ہمارے ائمہ احناف ان حدیثوں کاجواب دیتے ہیں کہ بغیراحرام مکہ میں داخل ہونایہ سروردوعالم ﷺ کے لئے مخصوص تھااس پراحناف یہ دلیل دیتے ہیں کہ سروردوعالم ﷺ نے فرمایا''**لایحل لاحدبعدی**

☆حافظ علی تکبیرة الاحرام جماعة واکثر المکث فی المسجد وعود نفسک المبادرة للصلاة تتجد السرور.☆

وانما احدث لی ساعۃ من نہار،،(بخاری بحوالہ البحر العمیق ، ج ۱،ص ۲۱۰) یہ میرے بعد کسی کے لئے جائز نہیں اورمیرے لئے دن کی ایک ساعت میں حلال کیا گیا۔اس حدیث سے مراد بغیر احرام کے دخول ہے لہٰذا کسی دوسرے کے لئے **خواہ کوئی نیت ہو مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں** ہے۔تفصیل مبسوط کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

جس مسئلہ میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف واقع ہو جائے وہ مسئلہ اجتہادی اور ظنی ہوتا ہے۔آفاقی کے لئے عمرہ یا حج کے ارادہ کے علاوہ کسی دوسرے کام کے ارادہ سے مکہ مکرمہ میں احرام یا بغیر احرام داخل ہونے میں احناف اور دیگر ائمہ کا اختلاف موجود ہے ۔احناف کے نزدیک ہر صورت میں احرام ضروری ہے اور شوافع کے نزدیک ضروری نہیں بلکہ عمرہ یا حج کی نیت سے دخول کے وقت احرام ضروری ہے۔

ہمارے دور میں احناف کے مذہب کے مطابق عمل کرنا نہایت مشکل ہو گیا ہے۔آج کل گاڑیوں اور ہوائی جہازوں کا سفر ہوتا ہے اور مکہ مکرمہ کی آبادی بہت زیادہ بڑھ گئی ہے ہزاروں آفاقی افراد روزانہ مکہ مکرمہ آتے جاتے ہیں خصوصاً گاڑیوں کے ڈرائیور اس میں زیادہ مبتلا ہیں۔ریاض، طائف ،دمام اور ینبوع اور دیگر علاقوں سے خصوصا مدینہ منورہ سے ڈرائیور لوگ مکہ مکرمہ آتے جاتے ہیں۔کرایہ کی گاڑیاں روزانہ زائرین کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ لے جاتی ہیں اور لے آتی ہیں **اگر روزانہ آنے جانے والے یا ایک دوسرے دن آنے جانے والے تاجر یا ڈرائیور وغیرہ روزانہ احرام باندھیں اور عمرہ کریں بلکہ ایک دن میں بار بار آنا جانا کبھی کبھی لازمی ہو جاتا ہے۔کیا روزانہ ہر مرتبہ احرام باندھیں اور عمرہ کریں؟بہت مشقت والا کام ہے جب کہ احناف نے خود اجازت دی ہے کہ اجتہادی مسائل میں بوقت ضرورت اور حاجت دوسرے ائمہ کے مذہب کے مطابق فتوی دینا اور عمل کرنا جائز ہے**۔مثلاً مفقود الخبر کے احکام میں احناف امام مالک کے مذہب پر فتوی دیتے ہیں تو اس مسئلہ میں بھی فتوی اور عمل امام شافعی کے مذہب کے مطابق کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔اللہ تعالی نے فرمایا تمہارے لئے دین میں حرج نہیں ہے (القرآن)اور مواقیت کے احکام سے ایک حکم یہ ہے کہ مواقیت سے احرام کو مؤخر کرنا حرام ہے اور ایسا شخص گنہگار ہے اور اس پر دم واجب ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ احرام باندھ کر عمرہ کرے لہٰذا جس شخص نے میقات سے احرام کو مؤخر کیا اس کو گناہ کی معافی اور توبہ ضروری ہے اور اس پر واجب ہے کہ آفاقی لوگوں کے کسی میقات پر واپس آئے اور میقات سے احرام باندھ کر میقات سے آگے روانہ ہوا گر افعال عمرہ یا حج شروع کرنے سے پہلے

میقات پر واپس آکر اس نے احرام کی تجدید کرلی تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر عمرہ یا حج کا کوئی عمل مثلاً طواف شروع کردے اور پھر واپس آئے یا نہ آئے دم ساقط نہیں ہوگا۔ میقات پر واپس آنے کے لئے پہلا میقات ضروری نہیں ہے کوئی ایک میقات ضروری ہے **اگر پاکستانی آدمی اپنے میقات کو کراس کرتے ہوئے بغیر احرام کے جدہ پہنچ گیا اس پر دم اور گناہ دونوں لازم ہو گئے اگر وہ جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ یا حج کرے اس کو دم دینا ہوگا اور اگر جدہ سے اسپیشل گاڑی یا آنے جانے والی گاڑی پر بیٹھ کر طائف کے راستہ اہل طائف کے میقات قرن جاکر احرام باندھ لے تو دم ساقط ہو جائے گا کیونکہ واجب کوئی ایک میقات ہے مگر افضل اپنا میقات ہے۔(ارشاد الساری)**

اگر آفاقی اب میقات پر عذر کی وجہ سے واپس نہیں آسکتا راستہ کے بھول جانے کا خوف ہے یا اپنے قافلہ اور گروپ سے انقطاع کا خوف ہے یا وقت کی تنگی ہے یا شدید مرض میں مبتلا ہو گیا ہے وہ شخص میقات کے بعد کسی جگہ سے احرام باندھ لے مگر میقات سے بلا عذر احرام کی تاخیر کی وجہ سے اس پر دم اور گناہ واجب ولازم ہے البتہ عذر کی وجہ سے اسے میقات واپس نہ لوٹنے کا گناہ نہیں ہوگا۔(ہدایہ اور البحر العمیق)

## اہل میقات یا حلی کے میقات کا بیان:

مواقیت یا مواقیت کے اندر اور حرم سے خارج لوگوں کو میقاتی اور حلی کہا جاتا ہے۔ حل میں رہنے والے لوگوں کے لئے حرم سے خارج ہر جگہ حج اور عمرہ کے لئے میقات ہے جب عمرہ یا حج کرنا چاہیں گھر سے یا حرم کی شروع ہونے والی حد سے پہلے احرام باندھ لیں اور اگر عمرہ یا حج کرنا مقصود نہ ہو وہ حرم اور مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہو سکتے ہیں۔

اگر آفاقی کسی ذاتی کام کے لئے حل میں داخل ہو اور پھر اس کا ارادہ ہو جائے کہ عمرہ یا حج کرلوں اس کا میقات بھی حل ہے جدہ حل میں داخل ہے اگر کوئی شخص پاکستان سے اپنے کام کے لئے جدہ جائے اور پھر ارادہ ہو جائے کہ عمرہ کرلوں وہ جدہ سے احرام باندھے اسے حکمی حلی کہتے ہیں۔ اور اگر جدہ اور حرم دونوں جگہ جانے کا ارادہ ہو کہ پہلے جدہ جاؤں گا اپنے عزیزوں یا دوستوں کے ہاں قیام کروں گا یا تجارت کروں گا پھر حرم جاؤں گا اس شخص کے لئے اپنے میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے۔

فائدہ: ردالمحتار میں مذکور ہے کہ مناسب یہ ہے کہ سارے مواقیت کے اندر رہنے والا حلی مکہ مکرمہ میں بغیر احرام جاسکتا ہے مگر وہ شخص جو دو میقاتوں کے درمیان رہتا ہے مثلاً ذوالحلیفہ اور جحفہ کے

درمیان ہوتا ہے وہ ذوالحلیفہ کے لحاظ سے خارج ہے اس کو حرم میں داخل ہونے کے لئے احرام باندھنا ضروری ہے۔

فائدہ: الشیخ قطب الدین نے اپنی کتاب میں لکھا ہے اہل جدہ عموماً چھ یا سات ذی الحج کے دن بغیر احرام مکہ چلے جاتے ہیں اور مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ کر حج کر لیتے ہیں ان کے لئے واجب تھا کہ حج کے لئے احرام حرم سے پہلے باندھتے لہذا ان پر دم واجب ہے مگر جب عرفہ کی طرف جائیں گے حج کی نیت اور تلبیہ پڑھیں گے اور حرم سے نکلیں گے اور عرفات میں داخل ہوں گے، دم ساقط ہو جائے گا کیونکہ میقات اور حل کی طرف عود دم کو ساقط کر دیتا ہے۔ (حاشیہ ارشاد الساری)

**حرمی کے میقات کا بیان:** حدود حرم اور منی میں رہنے والے لوگوں کو حرمی کہا جاتا ہے ان کے لئے حج کے احرام کا میقات سارا حرم ہے مگر ان کے لئے مسجد حرام سے احرام باندھنا افضل ہے اور حرمی کے لئے عمرہ کے احرام کا میقات حل ہے مگر افضل تنعیم سے ہے۔ امام شافعی کے نزدیک جعرانہ سے افضل ہے۔ ہمارے نزدیک دلیل یہ ہے کہ دلیل قولی اقوی ہے دلیل فعلی ہے تنعیم کے لئے آپ ﷺ کا قول موجود ہے اور جعرانہ سے آپ ﷺ کا فعل موجود ہے۔ (ارشاد الساری)

**حرمی دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں:** حقیقی اور حکمی دونوں کے لئے حج کا میقات حرم ہے اور عمرہ کا میقات حل ہے حرمی حقیقی وہ لوگ ہیں جن کا مکہ مکرمہ یا حرم وطن ہے اور حکمی حرمی وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں آفاقی ہیں مگر عمرہ یا حج تمتع کرنے کی وجہ سے مکہ میں داخل ہوئے وہ مکی کے حکم میں ہیں ان کے لئے حج کا میقات حرم ہے اور عمرہ کا میقات تنعیم ہے اسی طرح اہل حل جب مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کسی کام کے لئے داخل ہوئے مگر اب حج یا عمرہ کرنا چاہتے ہیں، ان کے لئے حج کا میقات حرم اور عمرہ کا میقات حل ہے اور اگر حلی عمرہ یا حج کی نیت سے مکہ مکرمہ بغیر احرام داخل ہوئے ان پر دم لازم ہے الا یہ کہ واپس حل سے احرام باندھیں۔

آدمی کے حال کے ساتھ میقات بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ یہ کہ آفاقی کا میقات حرم یا حل ہو سکتا ہے اسی طرح میقاتی اور حلی کا میقات آفاقی والا میقات ہو سکتا ہے۔ اس میں ضابطہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جائز طریقہ سے دوسرے آدمی کے شہر پہنچ جائے اس کا میقات دوسرے آدمی کا میقات ہو جائے گا بالفرض مکی یا حلی کسی کام کے لئے اشہر حج میں آفاقی کے مواقیت سے خارج چلا گیا اس کا یہ خروج جائز ہے اور اس کا حج افراد اور عمرہ کے لئے میقات آفاقی کا میقات ہو جائے گا مگر حج تمتع اور قران اس کے لئے مکروہ ہوگا اور اگر اشہر حج سے پہلے آفاقی دوست کی طرف چلا گیا تو اس کے لئے حج تمتع اور قران کرنا

☆لا تناشر من القول القبیح و الکلام السیئ الذی یقال فیک فانه یؤذی قائله ولا یؤذیک. ☆

جائز ہوگا اور اس کا میقات آفاقی کا میقات ہوگا۔ اسی طرح اگر آفاقی کسی پرائیویٹ کام کے لئے حل میں چلا گیا اس کا میقات حل ہوجائے گا بشرطیکہ اس آفاقی کا حل میں جانا اپنے کام کے لئے ہو۔

اگر آفاقی اس ارادہ سے اپنے میقات کو قصداً چھوڑتے ہوئے بغیر احرام کے حرم میں داخل ہوا کہ وہ مکی کی طرح عمرہ کا احرام حل سے باندھے گا یا حج کا احرام حرم سے باندھے گا اس کے لئے یہ جائز نہیں ہے اس پر دم واجب ہوجائے گا۔ عود کی صورت میں دم ساقط ہوجائے گا۔ اسی طرح اگر آفاقی اپنے میقات سے بغیر احرام حل مثلاً جدہ میں اس ارادہ سے داخل ہوا کہ میرا میقات حل جدہ ہوجائے اور حل سے احرام باندھوں گا اس پر اپنے میقات پر واپس آنا واجب ہے ورنہ دم واجب ہوگا۔

اگر مکی یا حرمی اس نیت سے آفاقی کے مواقیت سے خارج ہوا کہ میرا احرام آفاقی کی طرح ہو یہ جائز نہیں ہے اگر دوبارہ اس نے اپنے میقات حرم یا حل سے احرام کی تجدید نہ کی اسے دم دینا واجب ہوگا۔

الحاصل: قصداً اپنے میقات کو ترک کرنا اس نیت سے کہ میرا میقات تبدیل ہوجائے اس نیت سے میقات شرعاً تبدیل نہیں ہوگا، دم واجب ہوجائے گا۔ (لباب المناسک مع ارشاد الساری)

**میقات سے بغیر احرام گذرنے کا حکم:** اگر کوئی شخص اپنے میقات سے بغیر احرام کے گذر گیا خواہ اس نے اس کے بعد احرام باندھ لیا تھا یا احرام نہیں باندھا تھا، اس پر واجب ہے کہ وہ کسی میقات پر واپس جا کر احرام باندھے اس کے لئے اپنے میقات پر واپس جانا ضروری نہیں ہے مثلاً پاکستانی عازم عمرہ یا حج یلملم سے بغیر احرام کے اندر چلا گیا اس کے بعد عمرہ یا حج کا احرام نیت اور تلبیہ سے باندھ لیا یا نہیں باندھا اس پر واجب ہے کہ اپنے میقات یلملم پر واپس آئے یا مکہ سے قریب میقات ''قرن،، پر واپس جائے اگر ابھی احرام نہیں باندھا تھا تو نیت اور تلبیہ سے احرام باندھے اور اگر میقات کے اندر جا کر احرام باندھ لیا تھا تو میقات پر واپس آ کر صرف تلبیہ پڑھ لے دم ساقط ہوجائے گا۔ اور اگر کسی میقات پر واپس نہیں آیا اس پر دم واجب ہے سیدنا امام ابو یوسف نے فرمایا اپنے میقات پر واپس جائے یا اپنے میقات کے محاذی یا ابعد پر واپس جائے گا تو دم ساقط ہوگا اور اگر اپنے میقات سے اقرب میقات پر واپس جائے گا تو دم ساقط نہیں ہوگا مگر فتوی طرفین کے قول پر ہے کہ دم ساقط ہوجائے گا۔ (ملاعلی قاری)

(مزید تفصیلات کے لئے مفتی محمد رفیق الحسنی صاحب کی کتاب رفیق المناسک کا مطالعہ مفید ہوگا)

..........................

☆ سب اعدائك لك وشتم حسادك يساوى قيمتك لانك اصبحت شيئا مذكورا ورجلا مهما. ☆